# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۱ | یکم ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ | یکم جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۱


## مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ دسمبر ... حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ... اطلاع ... [illegible]

حضرت ام المؤمنین ... [illegible]

... صاحب ... ناظر بیت المال ... [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

# زمینی و آسمانی تحریکات میں فرق

حکومت پنجاب کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ... خاکسار ... پابندیاں ... لگائی گئی تھیں ... اور ... تحریک کے بانی جناب مشرقی کی ... حکومت کے ان احکام میں تبدیلی کی جاتی ہے ... [illegible]

... جنگ ... [illegible] ... سوشل ... [illegible]

ہم اس تحریک پر کوئی تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے ... [illegible]

جو زمینی اور آسمانی تحریکات میں ہوا کرتا ہے ... ہم ان ... کہ یہ تحریک ... حکومت ... [illegible] ... اس تحریک سے تعلق رکھنے والے ... [illegible]

... حکومت سے تعلق رکھنے والے بعض عناصر ... جماعت احمدیہ کی تنظیم کو توڑنے ... اور ان کے ساتھ پبلک کا ... طبقہ بھی مل گیا ... جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ... [illegible]

... جماعت احمدیہ کی تباہی کے خواب دیکھ رہے تھے ... [illegible] ... اور دونوں میں یہ فرق کیوں ہے ... [illegible]

# ہندوستان کی جماعتوں کا شکریہ اور بیرون ہند کی جماعتوں سے گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ہندوستان کی اکثر جماعتیں اور افراد وہ قابل تعریف اخلاص اور قربانیوں کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ جو مومنوں کی شان کے شایان ہے۔ یہ ایک بہترین ثبوت ہے ان کے اخلاص کا۔ میں تحریک جدید کی طرف سے ان تمام جماعتوں اور افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کو ان کی قربانی پر جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے جب دفتر ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے ہیں جو جماعتیں اپنے کل وعدے حضور کے پیش کر چکی ہیں۔ ان سے گزارش ہے وہ جتنی سرعت سے ہو سکے ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور کوشش فرمائیں۔ کہ ماہ مارچ سے قبل ادا کر دیں۔ ان کو سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں شامل کرے گی۔ اور وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے تا حال حضور کے پیش نہیں ہوئے۔ وہ اب غفلت اور سستی کو چھوڑ کر جلد وعدے بھجوا دیں۔ اور سال نہم کے وعدے جلد سے جلد حضور کے پیش کریں۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سال نہم میں جس طرح ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے قابل تعریف قربانی اپنے امام کے حضور پیش کی ہے اسی طرح بیرون ہند کے احباب بھی خطبہ پڑھ کر شاندار قربانی کریں گے جیسا کہ ایک مومن مخلص اور فدائی احمدی سے امید ہونی چاہیئے۔

اس وقت تک بیرون ہند کے جو وعدے حضور کے پیش ہوئے ہیں قابل رشک ہیں چنانچہ جیسا کہ میر محمد احمد شاہ صاحب نے سال ہشتم میں ... روپیہ وعدہ ... آپ نے خطبہ پڑھ کر ... روپیہ ... حضور کیا۔ ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ... جو حضور ... سے ... سال ... روپے دیئے تھے سال نہم میں ... روپے کا وعدہ ہے۔ میر عنایت اللہ صاحب پسر محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ نے سال نہم میں اپنی دو ماہ کی آمد ... روپے کا وعدہ کیا۔ اور ان کے والد صاحب نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کی طرف سے یہ رقم ... تک پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے ... کہ حضور ... ان کے لئے دعا فرمائیں گے۔ اس میں میرے بچے کا نام بھی آ جائے۔

مکرمی ڈاکٹر محمد الدین صاحب ... والا ... اپنی ملازمت والی رقم پر اضافہ کر رہے ہیں۔ ان کے فرزند مبارک احمد صاحب نے سال ہشتم میں وعدہ کیا تھا ... ماہ کی آمد چندہ تحریک جدید میں دوں گا۔ چنانچہ آپ نے اپنی دو ماہ کی آمد ... روپے سال ہشتم ادا کی۔ اور سال نہم کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ترقی عطا فرمائی۔ آپ نے سال نہم میں ... روپے کا وعدہ کیا۔ محمد اسمٰعیل صاحب ... نے گذشتہ سال ... روپے کی رقم ادا کی تھی۔ امسال نہم کے ... روپے وعدہ ہے۔ جو گذشتہ سال سے ڈیل سے زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور نعم البدل دے۔ اور بیرون ہند کی ...

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## درازی عمر کا بہترین نسخہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"انسان اگر چاہتا ہے۔ کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے۔ تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے۔ وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب بندہ زندگی پا جانے کے لئے اس کے غرض اور فساد کی کوئی علاج نہ ہو تو پھر اس کی حاجت۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے۔ اور خدمت دین میں لگ جائے۔ اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے۔ کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے۔ تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلا جاتا ہے۔

ایک صحابی کا ذکر ہے۔ کہ اس کے ایک تیر لگا۔ اور اس سے خون جاری ہو گیا اس نے دعا کی کہ اے اللہ عمر کی تو مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔ البتہ میں یہود کا انتقام دیکھنا چاہتا ہوں جنہوں نے اللہ اور نبی اور مسلمانوں کو تکلیفیں دی ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ اسی وقت اس کا خون بند ہو گیا۔ جب تک کہ وہ یہود ہلاک نہ ہوئے۔ اور جب وہ ہلاک ہو گئے تو خون جاری ہو گیا۔ اور اس کا انتقال ہو گیا۔ حقیقت میں سب امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ کوئی اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ یہی زندگی کی راہ ہے مگر افسوس ہے جس راہ سے اقبال آتا ہے اس کو انسان غلطی کی نظر سے دیکھتا ہے۔"

---

## نئے ارض و سما کرتے ہیں اللہ کے ولی پیدا

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ...)

جو مرجاتی ہے قوم اس میں نہیں ہوتے ولی پیدا
سمجھتے ہیں جو ہم کو ایک دنیا نظر والیں
چمن آنکھ میں بنتا نہیں ... کے قابل
سر ان میں تڑپنے کی تمنا ہے اگر تجھ کو
ٹوٹے ہے دل سے انقلاب تو کیا ہے
تحریک کرو فلاک ہرگز سے نہیں ہٹتے

تو بوبکر و عمر پیدا تو عثمان و علی پیدا
حقی سے ہوتے ہیں ... زندگانی کے جلی پیدا
رگ گل ... ہوتی ہے خس کی کلی پیدا
تو رگ رگ میں پہلے ... کی سی بجلی پیدا
نئے ارض و سما کرتے ہیں اللہ کے ولی پیدا
جو ناداں ان میں کرتے ہیں ... جاں کی پیدا

کوئی تدبیر آتا ہے خیال پر شعر جب تیرا
تو ہر اک لفظ سے ہوتی ہے ... کی پیدا

---

## گمشدہ سوٹ کیس کی تلاش

مورخہ ... کو رات کی گاڑی قادیان آتے وقت میری ایک ... سوٹ کیس چمڑے کا ... رنگ ... بٹالہ ... گم ہو گیا۔ جس میں ... رنگ کا ... اور گرم سوٹ ... اور ... ہو۔ وہ ... صاحب غلطی سے اپنے سامان کے ہمراہ لے گئے ہوں تو مطلع کریں۔ خاکسار ... احمد ... ایم ... مسلم ہائی سکول ... لاہور

---

ہر جماعت اور ہر احمدی کو سست وعدہ کرنے والے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے:

"کئی لوگ ایسے ہیں جن کی ... روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر انہوں نے ... روپیہ چندہ دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہی وقت ہے کہ وہ اپنی کمی کو پورا کریں۔ یہ وعدہ ... کا کام نہیں آ سکتا۔ ... کام آتا ہے اسی طرح تمام کام نہیں آ سکتا۔ بلکہ ... کام آ سکتی ہے"۔ پس وہ افراد جن کی قربانی کی نسبت ان کی آمد کے مقابلہ میں ... ہے کوشش کریں۔ کہ کم سے کم ان کی ایک ماہ کی آمد سے تجاوز کر جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار ... فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت [illegible] نے اپنے رسالۂ خلافت میں
حضرت [illegible] کے [illegible] میں
تحریر فرمایا: الفقہ المشہور فیما بینکم
فی ہذہ [illegible] یعلمنا بہ کتاب اللہ
والسنۃ [illegible] و [illegible]
الامثال والاشباہ [illegible]
عند ذلک [illegible] احبہا عند اللہ
ورسولہ [illegible] بالحق
کہ اگر کسی امر میں آپ کو اشتباہ ہو جس
کے متعلق قرآن پاک و سنت نبوی کا علم
نہ ہو تو غور و فکر سے کام لو
اور امثال پر گہری نظر ڈالو۔
اور پیش آمدہ امور کے بارے میں قیاس
کرو۔ اور پھر اس طریق کو اختیار کرو
جو اللہ اور رسول کو زیادہ پسندیدہ ہو۔
علماء فقہ نے قرآن مجید، احادیث نبوی
اور اقوال سلف صالحین کی روشنی میں
فقہ اسلامی کی بنیاد چار چیزوں پر قرار
دی ہے۔ یعنی فروعی امور کا استنباط،
استدلال ان چار اصول پر مبنی ہوگا۔
(۱) قرآن مجید (۲) حدیث رسول صلی اللہ
علیہ وسلم (۳) اجماع امت (۴) قیاس۔
بعض ائمہ نے مؤخر الذکر دو یعنی اجماع اور
قیاس کی حجیت کو محل نظر قرار دیا ہے۔
جیسا کہ آئندہ ذکر ہوگا۔ علماء احناف
کے نزدیک فقہ کی بنیاد یہ چاروں چیزیں
ہیں۔ علامہ ابو البرکات النسفی اصول
فقہ کی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:
ان اصول الشرع ثلاثۃ الکتاب
والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع
القیاس۔

اصول شاشی میں ہے: ان
اصول الفقہ اربعۃ کتاب اللہ تعالیٰ
وسنۃ رسولہ واجماع الامۃ والقیاس
(اصول شاشی مطبوعہ [illegible])

حنفی عالم ملاجیون نے ان چار اصول پر
حصر کی وجہ بایں الفاظ ذکر کی ہے:۔
"وجہ الحصر [illegible]
المستدل لا یخلو اما ان یتمسک
بالوحی او بغیرہ والاول اما متلو وہو
الکتاب او غیرہ وہو السنۃ وغیر
الوحی ان کان قول الکل فالاجماع
والا فالقیاس" (نور الانوار [illegible])

ان چار میں حصر کی بناء اس بات پر ہے
کہ استدلال کرنے والا یا وحی سے تمسک کرے گا
یا غیر وحی سے۔ وحی کی صورت میں یا وہ
متلو ہوگی یا غیر متلو ہوگی۔ وحی متلو کتاب اللہ
ہے۔ اور وحی غیر متلو سنت ہے۔ غیر وحی
کی صورت میں یا وہ تمسک سب کا قول
ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اگر پہلی صورت ہو۔ تو
اجماع کہلائے گا ورنہ قیاس ہوگا۔

حصر کی یہ بناء درست ہو یا غلط مگر اس
سے انکار نہیں کہ مقلدوں نے بالعموم
فقہ اسلامی کا ماخذ ان چار مصادر کو قرار
دیا ہے۔ اور موجودہ تدوین شدہ فقہ
انہی اصول پر مرتکز ہے۔ ہاں ان اصول
کی تعیین یا ضرورت ارتقائی طور پر مرور
زمانہ سے پیدا ہوئی ہے۔ ابتداء اسلام
سے ہی یہ چاروں اصول معین کئے نہیں
جا سکے۔

## اسلامی فقہ کے چھ دور

فقہ اسلامی کو سمجھنے کے لئے اس کی تاریخ
اور مختلف ادوار کا جاننا ضروری ہے تا
معلوم ہو کہ موجودہ مجموعہ فقہ کیونکر اور
کن حالات کے تحت مرتب اور مدون ہوا
ہے۔ مصر کے مشہور مؤرخ علامہ محمد الخضری
نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب "تاریخ
التشریع الاسلامی" تالیف کی ہے جس کا
اردو ترجمہ دار المصنفین اعظم گڑھ کی طرف
سے "تاریخ فقہ اسلامی" کے نام سے چھپ
چکا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے
اسلامی فقہ کے چھ دور تجویز کئے ہیں۔ (۱)
اسلامی فقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
میں (۲) اسلامی فقہ خلفائے راشدین کے
عہد میں [illegible] (۳) اسلامی فقہ صغار صحابہ اور ان کے تلامذہ
تابعین کے زمانہ میں [illegible] دوسری صدی کے [illegible] (۴) اسلامی
فقہ ائمہ کبار کے زمانہ میں یعنی دوسری
صدی کی ابتداء سے چوتھی صدی کے نصف
تک (۵) اسلامی فقہ مذاہب فقہیہ کی پابندی
اور مناظرہ و جدال کی اشاعت کے زمانہ میں یعنی
چوتھی صدی کے وسط سے سقوط بغداد تک
[illegible] (۶) فقہ اسلامی [illegible] کے زمانہ
کی [illegible] بغداد سے کر آج تک۔
اس تقسیم کے رو سے مروجہ اسلامی فقہ
کی تدوین زیادہ تر چوتھے دور میں ہوئی ہے
اسی زمانہ میں وہ ائمہ فقہ ہوئے ہیں جن کے
نام پر فقہ اسلامیہ کے افراد مالکی حنفی
شافعی اور حنبلی وغیرہ ناموں سے موسوم
ہو گئے ہیں۔ لیکن فقہ اسلامی کی تشکیل یقیناً
پہلے تین ادوار میں [illegible]
کیونکہ ابتدائی ادوار سے اس کا ارتقاء
[illegible] اور اسی سے اس کا [illegible]
کی وجوہ ظاہر ہوتی ہیں۔

## اسلامی فقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں

اس دور کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی تحریر فرماتے ہیں:۔
"اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یکن الفقہ فی زمانہ الشریف
مدونا ولم یکن البحث فی الاحکام یومئذ
مثل البحث من ہؤلاء الفقہاء حیث یبینون
باقصی جہدہم الارکان والشروط وآداب
کل شیء ممتازا عن الآخر بدلیلہ ویفرضون
الصور ویتکلمون علی تلک الصور المفروضۃ
ویحدون ما یقبل الحد ویحصرون ما
یقبل الحصر الی غیر ذلک من صنائعہم
اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان
یتوضأ فیری الصحابۃ وضوءہ فیاخذون
بہ من غیر ان یبین ان ہذا رکن وذلک
ادب وکان یصلی فیرون صلوتہ فیصلون
کما رأوہ یصلی وحج فرمق الناس
حجہ ففعلوا کما فعل فہذا کان غالب حالہ
صلی اللہ علیہ وسلم"
(حجۃ اللہ البالغۃ جلد اول صفحہ [illegible])

ترجمہ:۔ یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں فقہ موجودہ صورت کی طرح
مدون نہ تھی۔ اور نہ ہی اس وقت ان فقہاء
کی بحثوں کی طرح احکام میں بحث ہوتی تھی۔ یہ
لوگ پوری کوشش سے ہر چیز کے ارکان
آداب اور شروط الگ الگ مدلل بیان کرتے ہیں
فرضی واقعات کی بناء پر کلام کرتے ہیں۔ اور
[illegible] اصطلاحوں کے مطابق حد کے قابل چیز
کی حد بیان کرتے ہیں۔ اور جس کا حصر ممکن
ہوتا ہے اس کا حصر بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طریق یہ تھا کہ آپ وضو
فرماتے تھے صحابہ آپ کو دیکھتے تھے۔ اور
حضور کی [illegible] اخذ کر لیتے تھے۔
بغیر اس کے کہ آنحضرت بیان فرمائیں کہ یہ
[illegible] اور وہ [illegible]۔ آنحضرت نماز
پڑھتے تھے صحابہ آپ کی نماز کو دیکھتے تھے۔ اور پھر
ویسی ہی نماز پڑھتے تھے جیسا دیکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم
نے حج کیا۔ لوگوں نے آپ کو دیکھا اور جیسا
آپ کو کرتے دیکھا ویسا کیا۔ حضور کی زندگی میں
اکثر یہی حالت ہوتی تھی۔

علامہ محمد الخضری لکھتے ہیں:۔ "اس دور میں [illegible]
کا مدار [illegible] پر [illegible] ایک قرآن مجید
جس کی رسول اللہ صلعم نے تشریح فرمائی [illegible] (۲)
قرآن مجید کی وہ تشریح جو رسول اللہ صلعم نے کی
[illegible] حدیث کے نام سے مشہور ہے [illegible]
آپ [illegible]
علامہ خضری [illegible] الفاظ [illegible]
والقاطع [illegible] وکان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] التشریع [illegible] الاحکام
من القرآن [illegible]
ویجعلونہا [illegible]
العامۃ"
(تاریخ التشریع الاسلامی للخضری صفحہ [illegible])

پس فقہ کا سرمایہ [illegible] اور [illegible] کی صورت میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
میں موجود تھا۔ اور [illegible]
تھی۔ اس زمانہ میں تو قرآن مجید کی حفاظت
اولین فرض تھا۔ یہی وجہ ہے کہ [illegible]
عہد میں کتابت حدیث کا بھی رواج نہ تھا بلکہ
ممانعت تھی۔ [illegible]
میں موجود تھی۔ اور موجودہ فقہ کا سنگ بنیاد
اسی مبارک زمانہ میں رکھا گیا تھا۔


سٹ شباکن
طبیریا کی کامیاب دوا ہے
[illegible]
ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

اسلامی فقہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں

بزمانہ حدیث نبوی الخلافۃ ثلاثون سنۃ (مشکوٰۃ کتاب الفتن ص۴۶۳) کے مطابق تیس سال یعنی سنہ ۴۰ھ تک رہا ہے۔ پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دستور یہ تھا کہ پیش آمدہ مسئلہ کے متعلق وہ پہلے کتاب اللہ پر نظر ڈالتے اور اگر اس میں اس کا حکم مل جاتا تو اسی پر فیصلہ کرتے۔ لیکن اگر کتاب اللہ میں وہ حکم نہ ملتا تو حدیث پر نظر ڈالتے۔ اور اگر اس کے اندر کوئی فیصلہ حدیث ہوتی تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔ لیکن اگر حدیث کے اندر بھی حدیث نہ ملتی تو لوگوں سے دریافت فرماتے کہ اس مسئلہ میں تم کو رسول اللہ صلعم کا کوئی فیصلہ معلوم ہے؟ (تاریخ فقہ اسلامی ص [illegible])

حضرت ابوبکرؓ کے اس طریق کا نمونہ امام مالکؒ کی اس روایت سے بھی پتہ لگتا ہے۔

جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق تسألہ میراثھا۔ فقال لھا ابوبکر مالک فی کتاب اللہ شیء وما علمت لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاھا السدس فقال ابوبکر ھل معک غیرک فقام محمد بن مسلمۃ الانصاری فقال مثل ما قال مغیرۃ فانفذہ لھا ابوبکر الصدیق (موطا امام مالک جلد ۱ ص۲۳۴ مطبوعہ مصر)

یعنی ایک نانی حضرت ابوبکرؓ کے پاس میراث طلب کرنے آئی۔ آپ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں تمہارے لئے کوئی حصہ مقرر نہیں۔ اور میرے علم میں سنت رسول اللہ صلعم میں بھی تمہارا کوئی حق نہیں۔ تم جاؤ میں لوگوں سے دریافت کر کے فیصلہ کروں گا۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ نے بتایا کہ میری موجودگی میں رسول کریم صلعم نے نانی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کیا کسی اور شخص کو بھی معلوم ہے۔ تب محمد بن مسلمہ انصاری نے اسی طرح بیان کیا۔ جیسا مغیرہ نے کیا تھا۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے نانی کے لئے چھٹے حصہ کا فیصلہ نافذ فرمایا۔

یہ روش صحیح ثبوت ہے جس پر خلفائے راشدین کے عہد میں فقہی مسائل کا تصفیہ کیا جاتا تھا۔ علامہ دہلوی لکھتے ہیں:-

"ابوبکر کان یعمل بما رواہ وسمعہ منہ والنبی وسائل عمالہم یعمل الیہ علمہ عن حلول المسائل ومن یکون قد سمع عنہا شیئاً عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا لم یوجد عن النبی شئ عمل برأیہ وسار ھذہ السنۃ عمر وعثمان وعلی"

([illegible] جلد ۱ ص۲۳۵)

الشیخ الخضری لکھتے ہیں کہ:-

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ لیکن اگر ان کو وہ مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ ملتا۔ تو اس کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ دریافت فرماتے۔ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کوئی فیصلہ موجود ہوتا۔ اور ان کو اس کے خلاف کوئی بات معلوم نہ ہوتی۔ تو اسی کے مطابق فیصلہ کرتے۔ [illegible] جیسا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا طرز عمل بھی یہی تھا۔" (تاریخ فقہ اسلامی ص۱۲۹)

خلفائے راشدین کی وسعت طریق استدلال کے باوجود کبھی اجتہاد و رائے میں اختلاف بھی ہو جاتا تھا۔ اس اختلاف کی ایک خوبصورت مثال درج ذیل ہے:

"حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں پر برابر برابر مال تقسیم فرماتے تھے۔ اور کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دیتے تھے بلکہ اُن سب کو یکساں سمجھتے۔ کہ آپ نے تقسیم مال میں تمام لوگوں کو برابر کر دیا۔ حالانکہ بعض سے [illegible] فضیلت رکھتے ہیں۔ ان کو تقدم حاصل ہے۔ اسلام کے کچھ کارنامے ہیں۔ ان لوگوں کو ترجیح دینی چاہیئے۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ ان چیزوں کا ثواب تو خدا کے یہاں ملے گا۔ معاش کے معاملہ میں مساوات بہتر ہے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتوحات کو وسعت ہوئی تو انہوں نے ترجیحی حقوق قائم کئے۔ اور فرمایا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے جنگ کی ہے میں ان کو ان لوگوں کے برابر نہیں کر سکتا۔ جو آپ کے ساتھ شریک جہاد ہوئے ہیں۔ اسی اصول پر انہوں نے رجسٹر دفتر مرتب کیا۔"

(تاریخ فقہ اسلامی ص [illegible])

بیشک یہ اختلاف رائے ہے۔ نقطۂ نگاہ مختلف ہیں۔ مگر مقصد و کوشش اور نظر یہ اختلاف ہے۔ جیسے یہ اختلاف کے بارے میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اختلاف امتی رحمۃ

اسلامی جمعیت کی کثرت اور فتوحات کی وسعت کے ساتھ مسائل اور بھی [illegible] گئیں۔ اور خلفائے اربعہ کے علاوہ دیگر بزرگ صحابہؓ بھی ان مسائل سے رجوع [illegible] تھے۔ [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت [illegible] سے مختلف مسائل پر [illegible] فتوے [illegible] چونکہ فقہ و اجتہاد میں [illegible] اس لئے خلفائے [illegible] احتیاط کی تاکید کی [illegible] روایت کا [illegible] اور اس پر اختلاف [illegible] بھی [illegible] ہو گیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دنیا کی سب سے بڑی لغت

چینی ایک ایسی لغت تیار کر رہے ہیں۔ جو [illegible] دنیا کی سب سے زیادہ مکمل اور عظیم الشان لغت ہوگی۔ [illegible] اس لغت کی وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

## ایک نوایجاد گھڑی

[illegible] ایک ایسی گھڑی [illegible] ہے جس میں [illegible] گھڑی کا نام [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مفت [illegible] کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اعلان نکاح

منشی غلام محمد [illegible] فضل الدین صاحب [illegible] [illegible] مسجد [illegible] صاحب [illegible] نے پڑھا۔

خاکسار

نور الدین ذیلدار [illegible]

# ذکر حبیب علیہ السلام

## روایات میاں عبدالعزیز صاحب مغل لاہور

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۴۷)

جیسے جہاں خانہ اس مکان میں ہوتا تھا جہاں آج کل حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رہتے ہیں۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے ملکہ سے ایک بکرے کا گوشت یا اور بھی بہت کچھ منگوایا۔ یہ ایک دیگ میں پکوا کر رات کے وقت کچھ کھانا شروع کیا۔ اتفاق سے حضرت اقدس بھی کوئی بات کے گیارہ بجے کے قریب مہمانوں کو دیکھنے کے لئے لنگر خانہ میں سے آئے دیگ کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا حضور یہ شب دیگ ہے فرمایا شب دیگ کیا ہوتی ہے۔ اس نے کہا حضور کچھ شلغم کچھ گوشت کچھ مصالحہ یہ تمام رات پکتی ہے۔ فرمایا مجھے تو اس طرح پکانے کی ترکیب سے خود بھی الگ کھانا پکانا کچھ پسند نہیں ہے۔ خیر جب یہ لوگ سو گئے۔ اور دیگ کے نیچے سے آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ تو دن چڑھے آ گئے۔ صرف کتی باتیں شروع کیا جب وہ اٹھنے لگے۔ تو ان کی نیند کھل گئی۔ انہوں نے کتوں کو ہٹایا۔ اور دیکھا کہ دیگ میں بہت کم سالن رہ گیا ہے۔ حضرت اقدس سے جا کر عرض کیا۔ کہ ہم یہ سالن چوہڑوں کو دے سکتے ہیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ پہلے ان کو کہہ دینا کہ یہ کتوں کا جوٹھا ہے۔ پھر ان کا دل چاہے تو لے جائیں۔ چاہے تو نہ لے جائیں۔ جب چوہڑوں سے جا کر پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تو یہ ہم کتوں کا جوٹھا کھانے والے ہیں۔ چنانچہ وہ سب پھینک دیا گیا۔

(۴۸)

ایک دفعہ گورداسپور میں اور ایک دفعہ لاہور میں میں نے سوتے ہوئے حضور علیہ السلام کو دیکھا ہے۔

(۴۹)

ایک دفعہ میں نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے دی۔ تو قادیان میں حضرت اقدس کے پاس شکایت گئی حضور علیہ السلام نے مجھے اور میاں معراج الدین صاحب کو بلا بھیجا۔ اور پھر ہماری صلح کرا دی۔

(۵۰)

حضور علیہ السلام جب مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔ تو بعض اوقات آپ کا ہاتھ کبھی ران مبارک پر لگتا تھا۔ اور ایک پاؤں دوسری ران پر بھی رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ روزوں کی وجہ سے میرے معدہ کو ضعف بہت پیدا ہو گیا ہے۔ اگر چٹنی ہو تو کھاؤں۔ ہم باغ سے کچھ املیں لا کر چٹنی بنائی۔ مگر حضور حسب معمول کسی کام میں لگ گئے۔ اور وہ پڑی کی پڑی رہ گئی۔ آخر ہم نے ہی کھائی۔

(۵۱)

ایک دفعہ ایک بوڑھے حکیم نے جن کا نام حکیم فضل الٰہی تھا۔ اور جو لاہور میں محلہ ستھاں میں رہتے تھے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور بعض اوقات کنچنیاں جو بیمار ہوتی ہیں۔ وہ علاج کے لئے آتی ہیں۔ اور کچھ نذرانہ پیش کرتی ہیں۔ کیا اسے قبول کر لینا چاہئے یا نہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ انہیں کچھ نصیحت کر دیا کریں۔ اور ان سے لیا کچھ نہ کریں۔ اس کے بعد کسی نے عرض کیا کہ حضور اگر کوئی آپ کو کوئی چیز تحفۃً بھیجے جو مال حرام سے ہو یا مشتبہ ہو۔ تو آپ اس کے متعلق تحقیق نہیں کرتے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ تک حرام مال پہنچانا ہی نہیں۔ اور وہ رستے میں ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر میں اس قسم کی تحقیق میں لگوں۔ تو میرا وقت ضائع ہو جائے۔ وہی خدا تعالیٰ ہے خود ہی کوئی ایسی چیز نہیں پہنچنے دیتا چنانچہ (راوی کہتے ہیں) یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک گڈ ہمارے آگے چل رہا تھا۔ اس میں کچھ مال مشتبہ تھا۔ وہ گڈ چلتے چلتے ٹوٹ گیا۔ اور وہ تمام مال رستے میں ہی گر گیا جسے وہ انسان جس نے اس کے پاس سے بھیجا کہ ہمارا مشتبہ تھا۔ اس نے ضائع ہو گیا۔ اور حضور تک پہنچا ہی نہیں۔

(۵۲)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میاں فیروز الدین صاحب جو حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کے خسر تھے۔ وہ علم میں بینے کے بڑے ماہر تھے۔ مقبول حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما رہے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھتے ہی علم کو اپنے چوغہ کے نیچے چھپا لیا۔ حضرت اقدس نے قریب پہنچ کر فرمایا۔ کہ میاں فیروز الدین آپ کے ہاتھ میں کیا ہے آخر انہیں مجبوراً جلد دکھانی پڑی۔ حضرت علیہ السلام نے ہنس کر فرمایا کہ آپ کی طبیعت ثانیہ ہے۔ اس کے بعد حضور آگے تشریف لے گئے۔

(۵۳)

مجھے یاد ہے کہ حضور علیہ السلام شیخ عبدالرحمن صاحب مدراسی سے حقہ بھرا کروایا کرتے تھے

(۵۴)

ایک دفعہ گول کمرہ کے باہر ایک شخص کا حقہ پڑا تھا۔ حضرت اقدس نے اسے اپنے ہاتھ کے سونٹے سے توڑ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ ہم نے ایک موذی کو توڑ دیا ہے یہ سنہ ۱۸۹۸ء کے قریب کی بات ہے۔ جیسا کہ مجھے یاد پڑتا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس واقعہ کو دیکھ کر حقہ چھوڑ دیا تھا۔

(۵۵)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا جنازہ حضور علیہ السلام نے پڑھایا تھا۔ جب حضور جنازہ پڑھ رہے تھے۔ تو ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی جنازہ حضور نے بہت لمبا پڑھا تھا۔ اور چوتھی تکبیر میں بہت ہی زیادہ وقت لگایا تھا۔ میں اس موقعہ پر حاضر تھا۔

(۵۶)

پنڈت لیکھرام کے قتل کے بعد کچھ لوگ لاہور کے بریڈلا ہال کے میدان میں ہر روز نیوگ اور طلاق کے متعلق تقریریں کیا کرتے تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی ان ایام میں لاہور میں ملازم تھے۔ ایک دن مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور لاہور میں بعض آریہ سماجی جلسے کرتے ہیں۔ اور ان میں اسلام کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا آپ یہ جلسے بند کرانا چاہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے عرض کیا۔ حضور اگر اس قسم کے جلسے بند ہو جائیں تو اچھی بات ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام کے ارشاد پر ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں لکھا کہ اگر نیوگ اور طلاق ایک چیز ہے۔ تو ہم تین سو معزز مسلمانوں کے نام لکھتے ہیں جنہوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے آپ تین سو معزز آریوں کے نام شائع کریں۔ جنہوں نے اپنی بیویوں سے نیوگ کرایا ہو۔ یہ اشتہار جب لاہور میں تقسیم کیا گیا۔ تو سناتن دھرمیوں اور آریوں میں خوب لڑائی ہوئی۔ یہاں تک کہ جوتے بھی استعمال کئے گئے۔ سناتن دھرمی آریوں پر اعتراض کرتے اور کہتے تھے کہ نیوگ کرانے والی عورتوں کے نام شائع کرو۔ اس کے بعد اس قسم کے جلسے بند ہو گئے (یہ اصل بعد میں حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف نسیم دعوت میں بھی پیش کیا۔ مگر آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ ایڈیٹر) مرتب

(۵۷)

ایک دفعہ ہم گورداسپور گئے۔ بارش کی وجہ سے راستہ میں بہت کیچڑ تھا۔ اور بارش بھی بہت ہو رہی تھی۔ ہم حضور علیہ السلام سے واپسی کے لئے اجازت طلب کرتے تھے۔ مگر حضور علیہ السلام اجازت نہیں دیتے تھے قریباً آٹھ دن کے بعد صبح کے وقت پھر ہم نے اجازت مانگی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کل چلے جانا۔ چنانچہ دوسرے دن ہم ناشتہ کر کے چلے گئے۔ راستہ بالکل خشک ہو چکا تھا۔ اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی فقہ کے اہم اصول

۲۵ دسمبر کے اجلاس جلسہ میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے حسب ذیل تقریر فرمائی:

## فقہ کے لغوی شرعی اور عرفی معنے

علم فقہ ایک اہم دینی علم ہے۔ یہ علم قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون (توبہ ۱۲۲) کہ سب مومن تو مرکز اسلام میں نہیں پہنچ سکتے۔ پس چاہیئے کہ ان میں سے کچھ لوگ ہر جماعت میں سے مرکز اسلام کی طرف آئیں تاوہ تفقہ فی الدین حاصل کر سکیں۔ اور جب اپنی قوم کی طرف لوٹیں۔ تو انہیں انذار کر سکیں۔ تاکہ ان کی قوم کے لوگ عذاب سے بچ جائیں۔ اور ہوشیار ہو جائیں۔ علامہ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں۔ الفقہ: العلم بالشیء والفھم لہ والفطنۃ وغلب علی علم الدین لشرفہ (القاموس المحیط) کہ لغت میں فقہ کے معنے کسی چیز کو جاننے اور بخوبی سمجھنے کے ہیں۔ اور چونکہ علم دین اشرف و اعلیٰ ہے۔ اس لئے اس کا اطلاق اس علم پر کثرت سے ہونے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں یہ لفظ دین کے علم کے متعلق ہی وارد ہوا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں (۱) من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العلم) (۲) الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا (مسلم او مشکوٰۃ المصابیح) (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن عباس کے حق میں دعا فرمائی اللھم فقھہ فی الدین (بخاری) کہ اسے اللہ انہیں دین کا فقیہ بنا دے۔ یہ لفظ

فقہ لغت کے رو سے علم و زیرکی کو کہتے ہیں اور قرآن و حدیث میں دینی احکام کے معانی اور حقیقت و فہم پیدا کرنے والے علم پر فقہ کا اطلاق ہوا ہے۔ بعد ازاں علماء نے فقہ اور اصول فقہ کی ایک خاص اصطلاح قائم کر لی چنانچہ امام غزالی لکھتے ہیں: "وسموا ما یختص بمعرفۃ الاحکام العملیۃ عن ادلتھا التفصیلیۃ بالفقہ ومعرفۃ احوال الادلۃ اجمالا فی افادتھا الاحکام باصول الفقہ" (شرح تقاد [illegible]) کہ علماء نے ان امور کا فقہ نام رکھا ہے جو عملی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل کے ذریعہ معلوم کراتے ہیں اور دلائل کی ان اجمالی حالتوں کا نام جو احکام کو شناخت کرنے کا موجب ہوتی ہیں اصول فقہ قرار دیا ہے۔ مسلم الثبوت میں لکھا ہے "الفقہ العلم بالاحکام الشرعیۃ عن ادلتھا التفصیلیۃ" (مسلم) فقہ کی قرآنی اصطلاح اور اس لفظ کے استعمال میں اس قدر تغیر ہو گیا کہ قرون متاخرہ میں اس کی حیثیت بالکل بدل گئی۔ اصل میں یہ لفظ قرآنی علوم کے لئے مستعمل ہوتا تھا۔ اور اب صرف طلاق و عتاق وغیرہ کے چند مسئلوں کا نام فقہ قرار پا گیا۔ امام حامد الغزالی تحریر فرماتے ہیں۔

ولقد کان اسم الفقہ فی العصر الاول مطلقا علی علم طریق الآخرۃ ومعرفۃ دقائق آفات النفوس ومفسدات الاعمال وقوۃ الاحاطۃ بحقارۃ الدنیا وشدۃ التطلع الی نعیم الآخرۃ واستیلاء الخوف علی القلب ویدلک علیہ قولہ عزوجل لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم وما یحصل بہ الانذار والتخویف ھو ھذا الفقہ دون تفریعات الطلاق والعتاق واللعان والسلم والاجارۃ فذلک لا یحصل بہ انذار ولا تخویف (احیاء العلوم جلد اول [illegible])

کہ عہد اول یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں فقہ کے معنے یہ تھے کہ آخرت کے راستہ کا علم اور نفس کی مخفی آفتوں کی شناخت اور اعمال کو خراب کرنے والے امور کی واقفیت ہو۔ دنیا کو حقیر جاننے کا پختہ فکر ہو۔ آخرت کی نعمتوں سے گہری دلچسپی اور دل پر سزا کا خوف غالب ہو۔ ان معنوں پر آیت قرآنی لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم گواہ ہے کیونکہ درحقیقت فقہ وہی علم ہے جس کے ذریعہ انذار و تخویف ہو سکے۔ طلاق، عتاق، لعان، بیع سلم اور اجارات کی فروعات دراصل فقہ نہیں کیونکہ ان کے ذریعہ انذار و تخویف نہیں ہو سکتے۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ فقہ کا عرفی اور شرعی مفہوم کیا ہے۔ اور اصطلاح علماء میں فقہ کسے کہتے ہیں۔ اب بالعموم لفظ فقہ صرف الذکر عرفی معنوں میں ہی مستعمل ہوتا ہے۔

## استخراج مسائل کے چار مصادر

قرآن مجید عالمگیر اور ہمیشہ زندہ رہنے والی شریعت ہے۔ اس نے انسان کی ہر ضرورت اور دکھ کی دوا کی ہے۔ انسانی فطرت میں اجتہاد و استنباط کی قوت ایک ودیعت شدہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوت کی تربیت کی خاطر اصولی اور بنیادی احکام کو بیان کرنے کے بعد فروعات اور دقیق مسائل کے استخراج کے لئے مومنوں کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اصول اور احکام اور مکمل اصول دین اپنی پاک کتاب میں بیان فرما دیئے۔ اور ان کی وضاحت و تشریح اپنے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کر کے بہت بیان سے کر دی۔ اس کے بعد جو امور غیر منصوص باقی رہ گئے ان کے لئے قرآن مجید اور سنت نبوی پر غور کر کے فیصلہ کرنے کی راہ بتا دی گئی۔ آیت قرآنیہ یا ایھا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبد لکم عفا اللہ عنھا واللہ غفور حلیم (مائدہ ۱۰۱) اور وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب (حشر ۸) بھی اسی پر شاہد ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اے معاذ تم کس طرح فیصلہ کیا کرو گے۔ انہوں نے عرض کی بکتاب اللہ کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ اگر تمہیں کتاب اللہ میں مسئلہ نہ ملے۔ تو کیا کرو گے۔ حضرت معاذ نے عرض کی بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر حضور کی سنت کے مطابق فیصلہ کیا کروں گا۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ اگر وہاں بھی اس مسئلہ کا صاف حل تمہیں نہ ملے۔ تو؟ معاذ نے عرض کی۔ اجتھد برایی۔ تب میں اپنی رائے اور فکر کے مطابق اجتہاد کروں گا۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طریق کو درست قرار دے کر فرمایا الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یحب ویرضاہ (اصول شاشی صفحہ [illegible])

امام غزالی نے حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قیل لہ کیف نفعل اذا جاءنا امر لم نجدہ فی کتاب ولا سنۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم سلوا الصالحین واجعلوہ شوریٰ بینھم (احیاء العلوم جلد اول [illegible])

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب عرض کیا گیا کہ اگر کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے لئے ہمیں قرآن مجید اور سنت نبوی میں صریح نص نہ ملے تو کیا کریں؟ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان امور میں نیک لوگوں سے دریافت کیا کرو اور ان کے متعلق باہمی مشورہ کیا کرو۔ ان دو قولی روایات سے ثابت ہے کہ علماء امت کے قیاس اور مشورہ سے طے ہو جانے والے امور کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام میں ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت

اسلام کی عبادت کا دوسرا رکن زکوٰۃ ہے زکوٰۃ مال کی وہ حصہ ہے امیروں کو غریبوں سے ہمدردی و محبت کا سبق سکھاتی ہے۔ فقہی اصطلاح میں زکوٰۃ صرف اس مالی امداد کو کہتے ہیں۔ جو ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو دولت کی مخصوص مقدار کا مالک ہو۔ نماز حقوق اللہ میں سے ایک افضل اصول ہے اور زکوٰۃ حقوق عباد میں سے ہے۔ ان دونوں اہم رکنوں کا باہم لازم و ملزوم اور مربوط ہونا اس حقیقت کو منکشف کرتا ہے۔ کہ اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق عباد کا بھی یکساں لحاظ رکھا گیا ہے "قرآن کریم میں بیسیوں مقامات پر "اقاموا الصلوٰۃ" کے بعد ہی "آتوا الزکوٰۃ" آیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام میں زکوٰۃ کس قدر اہم فریضہ اور اہمیت رکھنے والا فریضہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کسی نے اسلام کے احکام دریافت کئے۔ تو ہمیشہ آپ نے نماز کے بعد زکوٰۃ کو پہلا درجہ دیا۔ بخاری و مسلم شریف میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ کے باہمی ارتباط کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اسلام کی تنظیمی زندگی صرف دو بنیادوں پر قائم ہے۔ جن میں سے ایک روحانی اور دوسری مادی ہے۔ روحانی تنظیم تو نماز باجماعت سے قائم ہے۔ اور مادی تنظیم زکوٰۃ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بعض قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی بیت المال میں کرنے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ جو کہ شریعت محمدیہ کے محافظ سمجھے جاتے تھے نے ان کو زکوٰۃ بیت المال میں داخل کرنے کے لئے مجبور کیا۔

زکوٰۃ کا اصلی اور مرکزی مقصد وہی ہے جو خود لفظ "زکوٰۃ" میں مضمر ہے۔ "زکوٰۃ" کے لفظی معنی پاکی اور صفائی کے ہیں۔ یعنی گناہ اور بد پرستی، روحانی جسمی اور اخلاقی دھبوں سے پاک و صاف ہونا۔ جیسا کہ فرمایا قد افلح من زکٰھا۔ وقد خاب من دسّٰھا مراد اگر وہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ اور نامراد ہوا۔ جس نے اس کو میلا اور گندہ کیا۔ بے شبہ جب مال میں سے کچھ خدا کی راہ میں دیتے رہنے سے انسانی نفس کے آئینہ کا سب سے بڑا زنگ یعنی کا،م محبت مال ہے۔ دل سے دور ہو جاتا ہے۔ بخل کی بیماری کا اس سے علاج ہوتا ہے۔ مال کی حرص بھی کم ہو جاتی ہے۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے۔ خود غرضی کے بجائے جماعتی اغراض کیلئے ایثار کرنا سکھاتا ہے۔

مذہب اسلام نے زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ یہ مقرر کیا ہے۔ کہ حکومت اسلامی میں جمع کیا جائے۔ اور وہاں سے حسب ضرورت مستحقین کو بانٹ دیا جائے۔ تاکہ اس طرح غریب بھی اور امیر بھی یعنی شریعت حقہ اسلامی کا سب سے بڑا مقصد پورا ہو اور دوسرے کا ممنون احسان ہو کر ذلت نہ محسوس کرے۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کسی پر احسان رکھنے کا موقعہ نہ ملے۔

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کے مرتکب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام دیا ہے۔ من آتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوٰتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ...... جس شخص کو خدا نے مال دیا ہو۔ اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کی مثال قیامت کے دن یہ ہو گی۔ کہ ایک زہریلے سانپ کی شکل بنکر اس کے گلے میں پڑ جائیگا۔ صحیح بات یہ ہے۔ کہ مال و دولت کو انسان اپنی ملکیت خیال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کی نہیں، اصل مالک خدا ہے۔ اور وہ خود محتاج ہے۔ انسان تو امین ہے۔ اور جو امین ہو۔ وہ اصل مالک کے حکم کے مطابق خرچ نہ کرے۔ وہ دیانتدار نہیں کہلا سکتا۔ جنہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ یہ مال میرا ہے دنیا کی تمام تباہی اور بدبختی کی جڑ یہی ہے۔ چنانچہ دولت کے ان پجاری بخیلوں اور اغنیاء کو خدا نے اس آیت میں متنبہ کیا ہے۔ کہ ان کو خدا کی عدالت میں اپنی دولت کے ایک ایک ذرہ کا حساب دینا ہوگا۔ فرمایا۔ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم پھر اس دن تمہاری نعمت (مال و دولت) کا حساب پوچھا جائیگا۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ نہایت ہی خوش قسمتی اور نصیب آوری کے عزیز کرنے کا عظیم الشان موقعہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی میں ایمان کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔


## اطہرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اطہرا جبرالٹ فوقیت ضرور مجرب ہے جو حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ہی بحیثیت ابتدائی دکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اطہرا جبرالٹ کے استعمال سے بچے قوی اور خوبصورت تندرست اور اطہرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتے ہیں۔ اطہرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر نہ کرنی چاہئے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر صرف دس روپیہ

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ حسن صحت قادیان

میکلائٹ کے استعمال کی مجرب ترغیب کی ترغیب دیتی ہے

میکلائٹ ورکس قادیان



## اکسیر شباب

بزرگی بڑھاپا ایک قدرتی امر ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ انسان جوانی میں کی غلطیوں کی وجہ سے قبل از وقت بوڑھا ہو جاتا ہے۔ لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

اکسیر شباب

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون، نیا جوش پیدا کرتی ہے۔

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)



## روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقعہ

ضرورت ہے اراضیات سندھ کیلئے چند منشیوں کی

تنخواہ ابتدائی عہ ماہوار۔ گریڈ ۳۰۔۱۔۲۰ جنگ الاؤنس مبلغ للعہ ماہوار علاوہ ازیں ملازمت ایک من ماہوار غلہ مڈل پاس کو ترجیح دی جائیگی۔ اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ بنجری علاقہ کے زمینداروں کو ترجیح دی جائے گی۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah